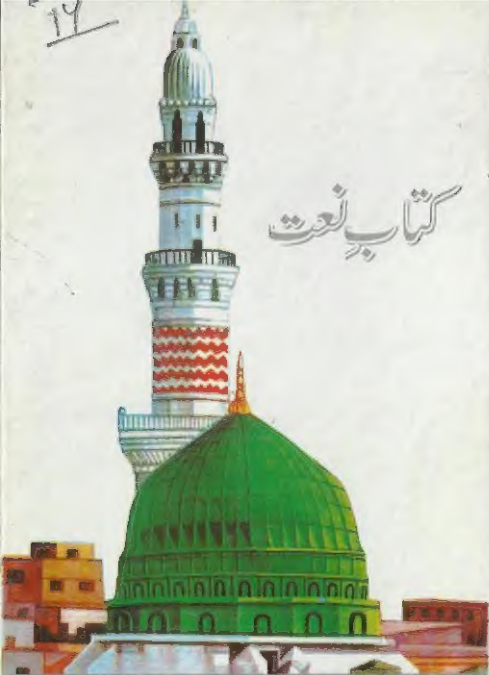


19

کتابِ نعت



مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور

کتابِ نعت

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

لاہور

کتاب نعت

شاعر:

راجا رشید محمود

(میر علی بابا نامہ "نعت" کا دور)

صدر ایوان نعت رجسٹرڈ لاہور

پروف خوانی:

ہمید اختر کوثر پورین

کیونکہ/ ذریعہ اشعار: 5 "حسن جیبر" عقبہ از قطب الدین ابوبکر

نمونہ کتابی لاہور۔ فون: 7230001

مطبع:

نورانی پرنٹنگ پریس لاہور

گہران لماعت:

راجا اختر محمود

اشاعت اول:

۱۶ مئی ۲۰۰۰

قیمت:

ایک سو روپے

ناشر:

ملکتیہ ایوان نعت (رجسٹرڈ)

اعلیٰ منزل ٹیوشن لاہور، مارکالونی ملتان روڈ لاہور۔ فون: 7463684

کتاب محبت

کے اوراق اخلاص کے نام

اجزائے کتاب

- ۱۔ درود آقا ﷺ پڑھنے میں جو کمال حاصل کا
- ۲۔ مدینے میں گدائی کا تصور
- ۳۔ ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر ہو کر
- ۴۔ میں ہوں ہر دم مومن خالق عالم کے احساں پر
- ۵۔ توفیق میرے سچا بھائی کا چراگ وہم و گماں پر ہے
- ۶۔ کرتا نہ باوجود مدح و تحسین ﷺ مدام درج
- ۷۔ آپ ﷺ دو عالم نے نہائی آپ ﷺ کی
- ۸۔ قہر مانے غلہ کا اپنے کو ہم غور کریں
- ۹۔ سینے کا مہل کی بدولت
- ۱۰۔ خالق جو کہ ہم بندہ ممکن یہ کر دے
- ۱۱۔ خدا یا اے سرور کو ﷺ کا دروے
- ۱۲۔ جہنم راج کی رات قہر و تھما
- ۱۳۔ مراد ملے مومن ہوتا ہے نہ کسی ﷺ کی بدولت سے
- ۱۴۔ نبی ﷺ کا واسطہ بتاؤں اس میں پوری شدت سے
- ۱۵۔ حقوق انسانیت کے پورے کرتے ہیں محبت سے
- ۱۶۔ ہوا ہوں نعمت کو سرکار ﷺ کی اپنی ضمانت پر
- ۱۷۔ ہمارا کچھ نہ ہوئے گا فرشتوں کی شکایت پر
- ۱۸۔ کہاں پہنچا ہے تو دیکھو اس حقیقت کو

- ۱۹۔ مسلمان ہے تو پھر اس باب میں مت حمل و جنت کر
- ۲۰۔ بدل ڈالیں گے آقا ﷺ اس کی ہر زحمت کو راحت میں
- ۲۱۔ عطا ہرچ ہوئی ہے نبی ﷺ کے انتہائی سے
- ۲۲۔ بھکاری عوام کی دولت سرائے
- ۲۳۔ سر جاسا ما نبی ﷺ سن کر بھکا یا عمر بھر
- ۲۴۔ کہا جو کوئی میں نے نہ آقا ﷺ میں کہا حکیم
- ۲۵۔ خدا راضی ہے اور راضی ہیں سرور ﷺ یہ حوالے ہیں
- ۲۶۔ آقا ﷺ نے ہم کو بھلا کا پتہ دیا
- ۲۷۔ نبی ﷺ کی نعمت پر خالق نے جو اب دیا
- ۲۸۔ ملے ہیں اگرچہ بہت ہاں وہی فرشتوں کو
- ۲۹۔ شہر آقا ﷺ کوئی حسرت اس کے سبھی آوارگی
- ۳۰۔ پائے کا طیبہ میں رحمت کا خزینہ دوستو
- ۳۱۔ جہاں میں صاحب الزماں درود کا قاسم ﷺ ہیں
- ۳۲۔ آقا ﷺ کے ماسوا کوئی بھی نہیں شیع
- ۳۳۔ بلکہ انوار نبی ﷺ سے پائی ہر دوار نے
- ۳۴۔ دے چکا ہے ان کو طیبہ راب اکبر اقدار
- ۳۵۔ گرفت حس اہم میں ہے چشم ترکہ بربال
- ۳۶۔ ہر اک دکھ کا جو ہے درماں درود پاک آقا ﷺ پر
- ۳۷۔ رہا جو شخص دنیا میں درود پاک کا حامل
- ۳۸۔ اسے حبیب خدا ﷺ سلام و درود
- ۳۹۔ کر رہا ہے چاکسار سلام

کتاب نعت

کاپ (1) کے ورق

درو آقا ﷺ پہ پڑھنے میں جو قائل تھا تہا تہاں کا
نظارہ سب کریں گے حشر میں اس کے تذلل کا
حبیبِ کبریا صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمونہ ہیں
رواداری کا، عفو و درگزر کا، اور تحمل کا
فرشتوں نے، رُسُل نے، اور خورانِ بہشتی نے
سرِ افلاک دیکھا طغیان اُن کے تحمل کا
ورا ہے عظمتِ سرکار ﷺ فکر و فہم انساں سے
کہاں تک دوڑ سکتا ہے جو ایشب ہے تحمل کا
بہ استعجاب میری مُستکاری سارے دیکھیں گے
قیامت میں جو ہاتھ آئے گا دامن سرورِ محلِ ﷺ کا

- ۳۰۔ خلاق کائنات کے محرم ﷺ کو سلام
- ۳۱۔ دل مرادیک گمراہی نظر سے پہلے
- ۳۲۔ ملا مصیبت کو رنگِ روشنِ دُعا سے کیسے
- ۳۳۔ رہا سرکار ﷺ نے دنیا کو راضی آ کر
- ۳۴۔ راضی ہوئی حشرِ ﷺ نے سرکار کو
- ۳۵۔ یہ سرکار ﷺ کی فخرِ کرم کا اثر ہے
- ۳۶۔ حسنِ حضور ﷺ آئے حسنِ ذات ہے
- ۳۷۔ نبی ﷺ کے شرم کو جس صورت کہ بھٹا ہوں
- ۳۸۔ جو ہے آگے تھے جہاں ﷺ کے کرے میں روشنی
- ۳۹۔ ہاتھ میں دامنِ رحمت ہے پایا خدا
- ۴۰۔ کمالِ خلق آقا ﷺ کا رہے مختلف
- ۴۱۔ زبانِ قلب سے جو لگ سن کی بات کرتے ہیں
- ۴۲۔ سرِ شریں جو "اون ٹی" کی صدا نہیں ہیں
- ۴۳۔ جب درِ محبوبِ رب ﷺ پر جا کے جہر ساروا

مدینے میں گدائی کا تصور
یہی تو ہے بڑائی کا تصور
نہیں ملتا سوائے شہر طیبہ
کہیں سے بھی بھلائی کا تصور
جوارِ گنبدِ خضرا میں رہنا
یہ ہے راحتِ فزائی کا تصور
دیا ہے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ نے
خدا سے آشنائی کا تصور
نبی ﷺ نے جوڑ کر عقیقی سے اس کو
بدل ڈالا کمائی کا تصور

ہوا ظاہر کہ اپنی بات رب نے ان سے کہلائی
سلیقہ جو کلامِ اللہ میں پایا گیا "قُلِّ" کا
دُعاؤں کی قبولیت کا یہ واحد ذریعہ ہے
نہ کیسے فائدہ پہنچے پیغمبر ﷺ کے توشل کا
گدا کے بھیس میں میرا پہنچنا شہرِ آقا ﷺ تک
خدا شاید یہی ہے راستہ میرے توشل کا
دروِ پاک جب درِ زباں تھا میرا محشر میں
نہ خطرہ تھا تمازت کا نہ کچھ خدشہ رہا بل کا
نہیں کسین تھا تو جب بھی اور چین اب ہو گیا تب بھی
رہا عادی ہمیشہ نعت گوئی کے تسلسل کا
نظامِ زندگی محمود جو سرکارِ ﷺ نے بخشا
نہیں ہے شائبہ اس میں تغیر کا تبدل کا

کتاب نعت

کابل (3) کے ورق

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھر کر
مصائب میرے کٹ جائیں ڈلڈر دور ہو جائیں
کبھی جو دیکھ لیں اک بار بھی آقا ﷺ نظر بھر کر
مری آنکھوں کے آگے اب تو پانی چھلکاتا ہے
نظر آیا تو دیکھوں گا وہ نقش پا نظر بھر کر
نہ بھٹکیں اور نہ چھٹکیں میرے آقا ﷺ آپ کی آنکھیں
خدا کو آپ نے دیکھا شبِ اشرا نظر بھر کر
ڈوٹی کا شائبہ تک بھی نہ تھا قصرِ محبت میں
کیا دیدارِ خالق آپ ﷺ نے تنہا نظر بھر کر

دیا دنیا کو محبوبِ خدا ﷺ نے
تمدنِ آشنائی کا تصور

مرے سرکار ﷺ کے گنبد نے بخشا
جہاں کو خوش نمائی کا تصور

حدیثوں کے سوا ملتا نہیں ہے
کہیں سے رہنمائی کا تصور

مومن کے عہد سے واضح ہوا تھا
یہ ختمِ الانبیائی کا تصور

دروہ پاک نے ہم کو دیا ہے
خدا کی ہم نوائی کا تصور

ملا سرکار ﷺ سے محمودِ ہم کو
خدا کی کبریائی کا تصور

کتاب نعت کالیہ (4) کے ورق

میں ہوں ممنون ہر دم خالقِ عالم کے احساں پر
لکھاتا ہے وہ مجھ سے مدحتِ آقا ﷺ کے عنوان پر
اثر ہے نورِ محبوبِ خدائے ہر دو عالم ﷺ کا
نجوم و مہر پُر سیارگاں پُر ماہِ تاباں پر
قیامت تک بھی گنتی میں کسی کی آ نہیں سکتے
جو احساںِ محسنِ انسانیت ﷺ کے ہیں ہر انسان پر
نبی ﷺ کی معرفت ہے معرفتِ خلاقِ عالم کی
بھی وہ راز ہے جو کھل چکا ہے اہل عرفاں پر
نگاہوں میں بے ہیں کٹیڈ سرکارِ ﷺ کے جلوے
نظر رکھوں گا آخر کس لیے میں باغِ رضواں پر

مجھے کچھ یاد تو پڑتا نہیں پر کہ نہیں سکتا
کبھی دیکھا ہی ہو شاید سوائے روضہ نظر بھر کر

ابو العاص آقا و مولا ﷺ کے بارے میں یہ کہتے تھے
”سرپا دیکھ سکتا تھا نہ میں اُن کا نظر بھر کر“

جمالِ نورِ خلاقِ دو عالم دیکھ سکتا تھا
کوئی جو دیکھتا اُن ﷺ کا رخِ زیبا نظر بھر کر

زمانے بھر میں جس نے بات دیں تابانیاں حق کی
وہ جس نے دیکھ لی وہ تابشِ سیما نظر بھر کر

مرا جب آخری وقت آئے گا شہرِ پیمرِ ﷺ میں
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو دیکھوں گا نظر بھر کر

سرِ میدانِ محشر تو کرمِ محمود پر کرنا
وہاں تو دیکھنے دینا مرے آقا ﷺ کی نظر بھر کر

کتاب نعت

کالیب (5) کے ورق

تفوق میرے اہل کا ہر اک وہم و گماں پر ہے
شفاعت کا پیام خوش نبی ﷺ کے آستان پر ہے
یہ شہر سرور ہر دو جہاں ﷺ ہے اُنس کا گھر ہے
چلے آؤ سکوں دونوں جہانوں کا یہاں پر ہے
کوئی گویا کوئی خطہ نہیں ہے لطف سے خالی
مرے سرکار والا ﷺ کا کرم سارے جہاں پر ہے
محبت شہر طیبہ کی ہوئی ہے جائزیں دل میں
مدتِ آقا و مولائے کلِ نبی ﷺ میری زباں پر ہے
حکومت سرورِ عالم ﷺ کی سکہ اُن کی عظمت کا
زمان و لازماں پر ہے مکان و لامکاں پر ہے

سبھی دیکھیں گے میرے والہانہ رقص کا منظر
نظر جب حشر میں میری پڑے گی روئے تباہاں پر
فرشتوا حشر میں میرے جرائم تولنے والو!
حقیقت تب کھلے گی جب نبی ﷺ آئیں گے میزاں پر
کریم اللہ بھی ہے اور کریم اُس کے پیغمبر ﷺ بھی
بھروسا ہے مجھے رحماں پر اور محبوب رحماں ﷺ پر
مجھے تو کوئی اک آیت بغیر اس کے نہیں ملتی
فضائلِ درج ہیں سرکارِ ﷺ کے صفاتِ قرآں پر
وہ خود گھیرے لیے جاتا ہے جنت کی طرف اُس کو
ہوا رضواں کچھ اتنا مہرباں اُن ﷺ کے ثنا خواں پر
مجھے طیبہ پہنچنے کو ہے اک نظرِ کرم کافی
کسی کو ہے بھروسا تو رہے محمودِ ساماں پر

کتاب نعت کالیہ (6) کے ورق

کرتا رہا جو مدح پیبر ﷺ مدام درج
اُس کے لیے کریں گے بقائے دوام درج
فردِ عمل میں میری ہوئے ہیں جو کام درج
لاکھوں درود درج ہیں لاکھوں سلام درج
جن کو خدا نے دی ہے بصارت وہ دیکھ لیں
عرشِ بریں پہ اویج رسولِ انام ﷺ درج
پہنچا ہوں میں حضور ﷺ کے روضے کے سامنے
چوکھٹ پہ کر رہی ہیں نگاہیں سلام درج
سارے کا سارا مدحتِ محبوبِ رب ﷺ میں ہے
قرآن میں جو رب کا ہوا ہے کلام درج

قدمِ اسرا کی شب میں میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کا
حطیمِ پاک میں پہلا تو دُوجا آسماں پر ہے
مد فرمائیں گے آقا ﷺ تو پل سے پار گزروں گا
بہت سا بارِ عصیان و جرائمِ ناتواں پر ہے
انہیں محبوبِ خالق ﷺ سے جو الفت ہو تو کیسے ہو
نگاہِ طمع جن کی دُنیوی سود و زیاں پر ہے
زبان و لب سے جو اس کا تعلق ہے وہ سٹی ہے
کہ سودا الفتِ سرکارِ ﷺ کا دل کی دکان پر ہے
ہر اک فرد اُس کا دیکھا ہے درودِ پاک کا عامل
نبیِ پاک ﷺ کی نظرِ کرم جس خاندان پر ہے
ادب سے دھیان سے محمود چلتا ارضِ طیبہ پر
یہ جا تو چشم و سر کی ہے قدم تیرا جہاں پر ہے

مکتبہ نعت کالی (7) کے ورور

آپ خلاقِ دو عالم نے ثا کی آپ ﷺ کی
یا نبی ﷺ! ہے اُس کو چہت انتہا کی آپ کی
مزرعِ الفت میں ہیں سرسبزیاں شادابیاں
دھوم ہے چاروں طرف شہرِ عط کی آپ ﷺ کی
مقتدا و یسید و قائد ہوئے اقصیٰ میں آپ
انبیاءِ سابقہ نے راقدا کی آپ ﷺ کی
اُمّی اُن کا نگاہِ کبریا میں آ گئی
طاعت اُس نے جو بفضلِ کبریا کی آپ ﷺ کی
کیا ”لک“ سے اور ”فتر ضلی“ سے یہی ظاہر نہیں
کبریا کو بھی تمنا ہے رضا کی آپ ﷺ کی

یہ التجا ہے سرورِ عالی مقام ﷺ سے
ہو جائے میرا نام بطورِ غلام درج
سر میں نبی ﷺ کے شہر کا سودا سا گیا
ہے لویا دل پہ اُس کے لیے احترام درج
چاہے تو کوئی دیکھ لے محفوظ روح پر
میرے لیے حضور ﷺ کا ہے فیض عام درج
اللہ نے جو چاہا تو ترقیمِ نعت کا
فردِ عمل میں آخری ہو گا کلام درج
کچھ اُس سے استفادے کی صورت نکالیے
قرآن میں ہے سارا نبی ﷺ کا نظام درج
کرتا ہوں میں بیاضِ سخن میں رشید روز
مدحِ رسولِ پاک علیرِ السلام درج

قصر ہائے عُلد کا اپنے کو ہم خوگر کریں
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ پہ گر بستر کریں
روشنی کا منبع و مصدر ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
رُشکِ ذراتِ مدینہ پر مہ و اختر کریں
جب منارِ نور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو! ہم سرِ منظر کریں
قصد ہو جس وقت اپنا شہرِ طیبہ کی طرف
ترک ہم گھر سے ہی اپنا سارا کَر و فر کریں
باوضو ویدار کی کیفیتیں ہی اور ہیں
اُن کا گنبد دیکھنے کو اپنے دیدے تر کریں

سارے قُدی یک زباں ہو کر لگے پڑھنے درود
آپ کے مدحت سرانے بات کیا کی آپ ﷺ کی
بندۂ درگاہ کو کیا خُردوں سے واسطہ
بھیک ہے درکار اُسے دولت سرا کی آپ ﷺ کی
میرے بھی مٹ جائیں روحانی و جسمانی مَرَض
ہے بُسیرِی کی طرح خواہشِ ردا کی آپ ﷺ کی
کوئی بھی ایسا نہیں خَلّاقِ عالم کے سوا
جانتا ہو جو حقیقتِ ابتدا کی آپ ﷺ کی
عرضیاں مَنوئے کروا لے دعاؤں کو قبول
جو خدا کو دے قسمِ عزّ و علا کی آپ ﷺ کی
آپ ﷺ نے فی الفور فرمائی توجّہ کی نظر
آپ کے محمود نے جب بھی ثنا کی آپ ﷺ کی

مکتبِ نعت

کالپ (9) کے ورق

بے کام صلیٰ علیہ وسلم کی بدولت
 ہوا نام ان صلیٰ علیہ وسلم کی رولا کی بدولت
 زمانے کے سارے گدا پل رہے ہیں
 اسی ایک دولت سرا کی بدولت
 نگاہ کرم کبریا کی ہوئی ہے
 پیہر صلیٰ علیہ وسلم کے لطف و عطا کی بدولت
 مہ و مہر و انجم منور ہوئے ہیں
 جمالِ رُخِ مصطفیٰ صلیٰ علیہ وسلم کی بدولت
 ہوا فیصلہ جنگِ خندق کا یارو
 حبیبِ خدا صلیٰ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت

وہ خدا کے سایہٴ اکرام میں آ جائے گا
 اک نگاہِ لطف و رحمت جس پہ پیہر صلیٰ علیہ وسلم کریں
 جن میں ہیں محبوبِ خدائی جہاں صلیٰ علیہ وسلم کی مدحتیں
 اسی سب آیاتِ قرآنی کو ہم اذہر کریں
 مومنوں کو مصطفیٰ صلیٰ علیہ وسلم نے یہ پڑھایا ہے سبق
 یکس و نادار لوگوں کی مدد بڑھ کر کریں
 شرک، تعلیمِ سرور صلیٰ علیہ وسلم کے مطابق ہے ریا
 نیکی جتنی بھی کریں اے دوستو! چھپ کر کریں
 ہم سے عصیاں کارِ بے علم و ہنر کج بیاباں
 مدحِ محبوبِ خدائے پاک صلیٰ علیہ وسلم کی کیونکر کریں
 جبرئیل سائی ہو نہ ہو محمود! سر اٹھتا نہیں
 پیشِ روضہ کس طرح گردن کو ہم اوپر کریں

خالق جو کرم بندہ مسکین پہ کر دے
بس گنبدِ انھر ہی کو عنوانِ نظر دے
کھل جائیں نہ کیوں مجھ پہ محبت کے معانی
جس وقت دکھائی مجھے سرکارِ ﷺ کا در دے
جو مدحِ پیہرِ ﷺ کی اشاعت میں گمن ہو
بیگانہ ہر شود و زیاں رب اُسے کر دے
امت ہے زیوں حالی و کبت میں گرفتار
جائے کوئی سرکارِ دو عالم ﷺ کو خبر دے
دل میرا نہ خالی ہو کبھی یادِ نبی ﷺ سے
اے میرے خدا! کارہ مقصود کو بھر دے

کیا ہم پہ اتمامِ نعت خدا نے
فقط خاتم الانبیاء ﷺ کی بدولت
مرے زیمہ پا گردشِ آسمان ہے
طوافِ دیرِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت
مرے مزربِ دل میں رشتِ محبت
ہے طیبہ کی آب و ہوا کی بدولت
پذیرائی طیبہ میں حاصل ہوئی ہے
مجھے مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت
بلاتے ہیں ہر سال مجھ کو مدینے
مری با ادب التجا کی بدولت
ہنا کعبہ محمودِ قبلہ ہمارا
رسولِ خدا ﷺ کی رضا کی بدولت

کتاب نعت کالہ (11) کے ورق

خدا! میرے سر کو آقا ﷺ کا در دے
میرے گلشنِ مدعا کو شمر دے
مدینے کے ذراتِ تنویرِ زاہد ہیں
مجھے دے تو وہ خاکِ کحلِ بصر دے
ججے پھر نہ میری نظر میں کوئی شے
جو دے ان ﷺ کی الفت تو رب اس قدر دے
میں فوسین و دواہین میں دیکھ پاؤں
مجھے رب نگاہِ حقیقت اثر دے
میں جاؤں گا اُس کے پیہرِ ﷺ کے گھر کو
خدا مجھ کو جس دن بھی اذنِ سفر دے

اے رب جہاں! جو ہے ترا اپنا وظیفہ
اُس درد کی توفیق مجھے شام و سحر دے
میری بھی ہو تدفینِ پیہرِ ﷺ کے گھر میں
یا رب! جو کہیں تو میری آہوں کو اثر دے
روتا ہوں میں مجھری دربارِ نبی ﷺ میں
اُس سمت دکھائی جو کوئی گرمِ سفر دے
وہ رتجگا اچھا ہے مجھے زندگی بھر سے
جو نعت کا اک مصرعِ تر پچھے پھر دے
میں قاصدِ خوش ذوق کے قدموں میں بکھر جاؤں
جو اذنِ حضوری کی مجھے آ کے خبر دے
محمود کہے نعت وہی شخص کہ جس کو
الطافِ نبی ﷺ حوصلہٴ عرضِ مہنر دے

میں دیکھوں فقط روضہ مصطفیٰ ﷺ کو
 خدا جو نظر اور حُسن نظر دے
 میں مالک کو نعتِ پیہر ﷺ سناؤں
 سرِ حشر مجھ کو اجازت اگر دے
 میں قاصد کے قدموں میں لوئیں لگاؤں
 نبی ﷺ کا جو پیغام پیغامبر دے
 کوئی میرا حامی کوئی میرا حُجّین
 مجھے شہرِ آقا ﷺ کی تازہ خبر دے
 پیہرِ ﷺ کا وہ حکم الفت اثر ہے
 ہمیں بہرہ ور جو اخوت سے کر دے
 میں محمود خوش ہوں نبی ﷺ کے کرم سے
 جو بکھول درپوزہ گر روز بھر دے

کتابِ نعت

کاپی (12) کے ورق

جو معراج کی رات قصرِ دُنا تھا
 وہاں کیا کوئی کبریا کے سوا تھا؟
 پیہرِ ﷺ جسے دیکھنے کو گئے تھے
 سرِ لامکاں کیا کوئی آئے تھا؟
 وہاں بھی تھی پیشِ نظر اپنی اُمت
 کہ جب ذاتِ حق کا انھیں سامنا تھا
 آسائے اخوت پہ قائم ٹھن
 نبی ﷺ کے ذریعے خدا چاہتا تھا
 نبی ﷺ کی بشارت وہ کیسے نہ دیتے
 تمام نبیوں سے جو رتبہ سوا تھا

کتاب نعت

کتاب (13) کے ورد

مرا دل مطمئن ہوتا ہے بس آقا ﷺ کی مدحت سے
یہی تو کام ہے ایسا کہ میں کرتا ہوں رغبت سے
نہ ہوتے آپ تو عرفان حق کیونکر ہمیں ملتا
خدا کو ہم نے پہچانا پیغمبر ﷺ کی وساطت سے
یقین کامل ہے جن مردوں کا اور ایمان راسخ ہے
نبی ﷺ کے نام پر سر کو کٹاتے ہیں مسرت سے
مدینے میں پہنچنا اور یہاں رہنا تو کیا کہنے
مگر دل بیٹھا جاتا ہے مرا احساں رجعت سے
پیغمبر ﷺ نے تو اس عادت کی اہمیت بتائی تھی
خدا جانے مسلمانوں کو کد کیوں ہے قناعت سے

عبادت تو مجھ سے نہ شاید چھوٹی ہو
اردو اپنے آقا ﷺ پہ صبح و مس تھا
تکبیریں چھ پوچھتے جا رہے تھے
جواب میں نام ہی ﷺ لے رہا تھا
صراطِ قیامت پہ چلتے ہوئے بھی
مرے لب پہ ذکر اُن کا بے ساختہ تھا
یہی پایا ہر بار کی حاضری پر
کہ ماحولِ شہرِ نبی ﷺ جوں فزا تھا
نگاہوں میں جب آیا روضہ نبی ﷺ کا
زباں پر مریٰ وردِ صَلَّی عَلَیْہِ تَہا
دیرِ مصطفیٰ ﷺ کی نہ محمود پوچھو
وہاں جو کرم تھا طلب سے سوا تھا

کتاب نعت

کتاب (14) کے ورق

نبی ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں اس میں پوری شدت سے دعا میری رہنمائی جاتی ہے یوں بابر راجا بت سے طلب سے پہلے آجائے گی ہر شے اس کی جھولی میں جو وابستہ رہے گا آدمی دامنِ رحمت سے خدا نے کوئی اُن جیسا نہیں تخلیق فرمایا کوئی صورت نہیں ملے مرے آقا ﷺ کی صورت سے محبت سرورِ عالم ﷺ سے فطرت کا تقاضا ہے جو چاہے بھی تو لڑ سکتا نہیں ہے کوئی فطرت سے حقائق ہیں یہ وہ جن سے نہیں صرفِ نظر ممکن کہ حضرت ﷺ کو محبت رب سے ہے اور رب کو حضرت سے

نبی ﷺ نے آدمی کو اشرف المخلوق ٹھہرایا فرشتے دیکھتے ہیں اس کو استعجاب و حیرت سے لحد میں آئیں گے جب وہ بہ نفسِ اطہر و اقدس قیامت تک نہ خوشبو آئے گی کیوں میری تربت سے پیامِ حاضری کی ٹھنڈکیں درکار ہیں مجھ کو کچھلتا جا رہا ہے میرا دل فرقت کی وحدت سے شفیق عاصیاں ﷺ امداد کو تشریف لائیں گے ہوئی جب پوچھ گچھ جاری گنہگار اِن اُمت سے مجھے یاد آئیں گے جس وقت طیبہ کے گلی کوچے میں کوہِ آدوں کا باہر حضرتِ رسواں کی جنت سے کوئی محمود اُس جا کا تصور کیسے کر پائے ملا نورِ نبوت جس جگہ پر نورِ وحدت سے

کتاب نعت

کتاب (15) کے ورق

حقوق انسانیت کے پورے کرتے ہیں محبت سے جنہیں کچھ بھی تعلق ہے مرے آقا ﷺ کی سنت سے نہ کی ہے زجر و توبخ، اپنا حُسن خلق دکھایا نبی ﷺ نے دین کی تبلیغ کی تو کی ہے حکمت سے مدینہ دایر ہجرت تھا بنا دارالحکومت بھی کہ بنیاد ریاست پڑ گئی آقا ﷺ کی ہجرت سے جسے فقرِ رسول پاک ﷺ کی عظمت نظر آئے کہاں ممکن ہے رغبت ہو اُسے دنیا کی دولت سے غرور و ناز سے خالق نے اپنے آپ کو دیکھ اُبھارا نقش جب سرکارِ ﷺ کا دستِ مشیت سے

میں بارہ سال سے اب چا کے رہتا ہوں مدینے میں وہ دن بھی تھے کہ عکسِ روضہ کو تکتا تھا حسرت سے رقم کرتا ہوں جس سے میں فقط مدحت پیغمبر ﷺ کی قلم ہاتھوں میں وہ آیا ہوا ہے میرے قسمت سے ایسی سے ہو تعلق کی ہمہ گیری کا اندازہ دس کے قصر میں ان ﷺ کو بایا رب نے چاہت سے کوئی ہوتا وہاں تو پھر وقائع کچھ رقم کرتا ملاقات آپ ﷺ کی رب سے ہوئی قوسوں کی قربت سے رکبِ رن ہو گیا ہوں میں تو ہی ہیں مضحک پھر بھی نہیں ممکن کہ تھک جاؤں کبھی آقا ﷺ کی مدحت سے یہاں سے اُس جگہ محمود جانا سخت مشکل ہے دیارِ آقا و مولا ﷺ کہیں بہتر ہے جنت سے

مکتب نعت

کتاب (16) کے ورق

ہوا ہوں نعت گو سرکار ﷺ کی اپنی ضمانت پر
مجھے پہنچ دیا اس کام نے توقیر کی چھت پر
اگر تعیم سرکار دو عالم ﷺ ہو نگاہوں میں
پہنچ سکتا ہے ہر فرد بشر حق کی حقیقت پر
بڑا کب ہے کوئی ثروت و جاہت اور حکومت سے
نبی ﷺ نے انحصار عظمت کا فرمایا ہے محنت پر
رسائی اُس مقام عرش منزل تک نہیں مشکل
مدینہ ہے فقط چند اجاؤں کی مسافت پر
اُسے سرکار ﷺ کی چشمِ کرم نے ختم کر ڈالا
ہوا جو بائیں کاندھے کے فرشتے کی شکایت پر

مجھے اپنے مقدر پر نہ فخر و ناز کیونکر ہو
مٹی ہے نعت کی خدمت کی عظمت مجھ کو قسمت سے
جو اہل بیتِ آقا ﷺ صہ تھے جو حضرت ﷺ کے
نہوں نے عظمتیں پائیں مرے آقا ﷺ کی قربت سے
چچا، ازواج، اماں، پھوپھیاں اور بیٹیاں ساری!
مجت ہے مجھے سرکار ﷺ کی ایک ایک نسبت سے
صغیرن تھ تو جب بھی محدثِ آقا ﷺ کا رسیا تھا
لگا ہوں نعت کے کارِ کُن میں ایک مدت سے
گزشتہ بارہ برسوں کا مرا تو تجربہ یہ ہے
تھکاوٹ ہو نہیں سکتی مدینے کی مسافت سے
اگر محمود کوئی چارہ کار اور نہیں بنتا
نبی ﷺ کے ماسوا کی مدح کرتا ہوں کراہت سے

شفاعت یاب ہو جائیں آخر ہم سے مٹنٹ بھی
راجہ تو نہیں زہاد کا گلزارِ جنت پر
قلم کا کام ہی نعتِ رسولِ پاک ﷺ لکھنا ہے
ٹلا رہتا ہے صبح و شام خامہ اُن کی مدحت پر
برائی بعد میں آتی ہے یہ سرورِ ﷺ نے فرمایا
خدا نے ہر بشر پیدا کیا ہے نیک فطرت پر
فقط اس میں مدحِ سرورِ کونین ﷺ ملتی ہے
دکھایا ہے غور جب قرآن کی ایک ایک آیت پر
مُحْسِن جتنے بھی آئے ہیں مہرِ سرکارِ ﷺ سے پہلے
کیا مامور رب نے ان کو آقا ﷺ کی بشارت پر
غلامانِ غلامانِ نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں
مجھے محمودِ غرہ ہے تو اس ادنیٰ سی نسبت پر

ہو رہا کچھ نہ بگڑے گا فرشتوں کی شکایت پر
بھروسا ہے ہمیں جو نصرتِ آقائے نعت ﷺ پر
جو اس کا نام لیوا ہے وہ پاکیزہ رحمت ہو گا
نبی ﷺ کا دین قائم ہے لطافت پر لطافت پر
نبی ﷺ کا سامنا کرنے سے پہلے توبہ کر ڈالو
بگڑے عفو ڈالیں گے ندامت پر، خجالت پر
بڑھی آتی تھی دوزخِ آپ میری پیشوائی کو
مجھے چھوڑا گیا چشمِ عنایت کی ہدایت پر
خجالت، تکبت و رادبار اپنا روزمرہ ہے
خدارا اک نظر فرمائیے سرکارِ ﷺ! اُمت پر

بڑی کا تعلق ہی نہیں تھا ﷺ نے فرمایا
 زبان ، نسل و خصلتوں پر اور رنگت پر
 میں معبود ہے یہ چند نعمتوں کا تقصیر ہے
 میں نے قصر ہاں محمد ہم کو تو رحمت پر
 مجھے سرور ﷺ کی مدحت پر خدا نے یہ عطا کی ہے
 کوئی سمجھوتا کر سکتا نہیں ہوں اپنی عزت پر
 چلا ہوں اب کے یار و تیرھویں بار اُن کی خدمت میں
 مجھے کیونکر نہ فخر و ناز ہو گا اپنی قسمت پر
 مجھے آقا ﷺ سے اذنِ حاضری یوں ملتا رہتا ہے
 اُتر آتا ہوں میں ہر بار منت پر سماجت پر
 سکوں کے واسطے محمودِ نعتِ پاک کہتا ہوں
 ذرا محسوس کرتا ہوں جو بار اپنی طبیعت پر

کتابِ نعت کالہ (18) کے ورقہ

کہاں پہنچا ہے یہ تو دیکھ احساسِ حقیقت کر
 جو ممکن ہو تو — زرا! نہ تو طیب سے رذلت کر
 جو چشمِ خالق و مالک میں آنے کی تمنہ ہے
 تو یادِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ میں تو نہ غفلت کر
 ترا دل چاہے جتنا چاہتا ہو چلیاں چڑھے
 ادب کی راہ لے اس باب میں تو ضبطِ الفت کر
 نقوشِ پائے سرکارِ دو عالم ﷺ رہنما کر لے
 اور آگے بڑھ کے اقوامِ زمانہ کی قیادت کر
 کوئی طوفانِ مخالفِ حرمتِ سرکارِ ﷺ کے اُٹھے
 تو اُس کے آگے سب راہ بننے کی جسارت کر

کتاب نعت

کتاب (19) کے ورقہ

مسلمان ہے تو پھر اس باب میں مت جیل و محنت کر
یہ ایمان کی علامت ہے پیغمبر ﷺ سے محبت کر
زمانے میں اگر امن و سکینت کی تمنا ہے
تو تعلیمت محبوب خدا ﷺ کی تو اشاعت کر
جس اُس پر جو دکھائی راہ تجھ کو تیرے آقا ﷺ نے
نظام زندگی طاغوت کاہنہ تو بغاوت کر
رسول پاک ﷺ نے ہر صاحب ثروت کو سمجھایا
جو بے ثروت ہیں جو نادار ہیں اُن کی اعانت کر
بہت سرور ﷺ نے اہمیت بیاں فرمائی ہے اس کی
تمنا ہے جو بخشش کی زبان کی تو حفاظت کر

نبی ﷺ کی یاد میں دل کھول آنکھیں میچ لے اپنی
کہ نکشیر بصیرت اور تقلیل بصارت کر
پیغمبر ﷺ علم پھیلانے کو آئے تھے تو اے مسلم!
فروغِ علم کی خاطر تو تغلیطِ جہالت کر
نبی ﷺ نے ایک محنت کش کے ہاتھوں کو جو چوماتھ
تو ہر مومن کو یہ پیغام دینا تھا کہ محنت کر
اگر تجھ کو ذرا بھی شرم ہے اپنے پیغمبر ﷺ کی
تو پھر اے فروخت! قوم کا احساسِ کبت کر
ہے فرمانِ نبی ﷺ، مظلوم لوگوں کی زباں بن جا
جہاں میں بیکسوں بے اختیاروں کی وکالت کر
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں تو اگر محمود سچا ہے
حصولِ قربِ خالق کے لیے بھی کچھ ریاضت کر

کتابِ نعت

کتاب (20) کے ورق

بدل ڈالیں گے آقا ﷺ کی ہر زحمت کو رات میں
انہیں گے حشر کو جس وقت عاصی کی حمایت میں
بقول حق، کلام اُن کا کلام کبریا ٹھہرا
اطاعت ہے خدا کی میرے آقا ﷺ کی اطاعت میں
تلاوت میں مفاہیم و معانی پر توجہ دو
مدحِ مصطفیٰ ﷺ ملتی ہے قرآن کی عبارت میں
غوامض ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں علم و دانش کے
ہر اک فقرہ پیبرِ ﷺ کا مُسلم ہے ثبات میں
نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں، نظر میں اُن کی رہتا ہوں
مری کشتی رواں دلت سے ہے بحرِ مسرت میں

رضائے مصطفیٰ ﷺ چاہے تو حق بندوں کے کر پورے
ذرا سا کام تو لے عقل و دانش سے فراست کر
پیبرِ ﷺ نے سبقِ تجھ کو دیا ہے آدمیت کا
خدا کا جو بھی بندہ سامنے ہو اُس پہ شفقت کر
مسماں بھائی کے دکھ درد میں شرکت ضروری ہے
یہی حکم پیبرِ ﷺ ہے پڑوسی کی عیادت کر
نبی ﷺ نے شمرے کی راہ تجھ کو یہ بُھائی ہے
کرمِ خالق کے پاتا ہے تو پھر تحدیثِ نعت کر
حدیثِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ ربِ قہر قبولے گا
جرائم پر تو اپنے آپ کو وقفِ ندامت کر
نبی ﷺ محمود اپنے امتی کو حکم دیتے ہیں
جہاں تک ہو سکے مظلوم بندوں کی حمایت کر

مکتبہ نعت

مکالمہ (21) کے ورق

عطا ہر چیز ہوتی ہے نبی ﷺ کے راعن ہی سے
 ہوا عرفان خالق بھی پیغمبر ﷺ کی گواہی سے
 نبی ﷺ احسن ترین خلیق ہے دستِ مشیت کی
 حسین بڑھ کر کہاں دنیا میں محبوب الہی ﷺ سے
 انہی کے واسطے بخش گئی ہے ذکر کو رفعت
 ہوئی تحویل قبلہ بھی پیغمبر ﷺ کی رضا ہی سے
 ہم اپنے آپ کو سمجھیں گے متمول ترین انسان
 ہمیں کلزا کہیں مل جائے جو ان ﷺ کے گدا ہی سے
 شبِ راسرا میں جانے اور کیا کچھ آپ ﷺ نے پایا
 ہوا تھا پیارِ ظہر ”اُذُنُ رَمْتٰی“ کی صدا ہی سے

اجارہ قبلہ اول پہ ہے آقا ﷺ کی اُمت کا
 نمازِ اقصیٰ میں نبیوں نے پڑھی اُن کی قیادت میں
 توجہ کام آئے گی حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
 ہر اک رنج و الم میں ہر مصیبت ہر صعوبت میں
 چلا ہوں سُوئے طیبہ بار ہے سر پر گناہوں کا
 گڑا جاتا ہوں میں فی الواقعہ خاکِ خجالت میں
 میں یوں دیرِ حضورِ پاک ﷺ سے سرشار ہوتا ہوں
 نبی ﷺ کی ہے زیارت اُن کی چوکھٹ کی زیارت میں
 درودِ آقا و مولا ﷺ پر جو بھیجا اول و آخر
 نہ کوئی فاصلہ پایا دُعا میں اور راجابت میں
 خدا کا شکر ہے آقا ﷺ کی مدحت کے حوالے سے
 رہا ہے عمر بھر محمودِ جذبوں کی حراست میں

مجھے لوری بھی میری وادہ دیتی تھیں نعتوں کی
سے ہیں مدحتِ سرور ﷺ کے نئے ابتدا ہی سے
میری درخواستیں ہر روز پہنچاتی ہے آقا ﷺ تک
مجھے بھی کام لینا آ گیا بارِ صبا ہی سے
میری قسمت میں ہے ہر سار تابی مدینے کی
پیامِ جانفزا مجھ کو ملا شب کی سیاہی سے
دیا ہے عشق کا جذبہ بھی اُس آب و ہوا ہی نے
ملے گا حسن بھی طیبہ کی خاکِ خوشنما ہی سے
کرو توبہ گناہوں سے کہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
عطائیں کیوں نہ ہوں گی معصیت پر عذر خواہی سے
مددِ سال اس کے سب گزرتے ہیں مدحِ سرورِ دین ﷺ میں
رہا اعزاز یہ محمود کو حاصل سدا ہی سے

بھکاری بنو اُن کی دوست سرا کے
جو سلطان ہیں جود و بدل و سخا کے
مقدم اُن کا اونچا بلند اُن کی شانیں
مرے سائیں ﷺ محبوب ہیں کبریا کے
کسی اور نے مرتبہ یہ نہ پایا
وہ شاید ہوئے رب کی صُوت سرا کے
گئے رب سے ملنے جو قصرِ دُنا میں
مڑے ہر گنہگار کو بخشوا کے
زمیں پر تو بجتا ہی ہے اُن کا ذکا
پُھریرے اُڑے عرش پر مصطفیٰ ﷺ کے

نبی ﷺ آگئے ایک لمحے میں واپس
 مقدر مہ و مہر کے جگمگے کے
 گئے انبیاء و مرسل سب جہاں سے
 پیغمبر ﷺ کے آنے کی خبریں منہ کے
 رزائل جو اخلاق کے تھے وہ میٹے
 جناب پیغمبر ﷺ نے دنیا میں آ کے
 کوئی ہے سوائے نبی ﷺ کے کہ جس نے
 شدائد کو جھینا ہو یوں مسکرا کے
 جہاں کے مکینوں نے چشم فلک نے
 بڑے مرتبے دیکھے اُن ﷺ کے گدا کے
 میں محمود اُن کا ہوا نعت گستر
 جو شافع کیے رب نے روز جزا کے

مکتبہ نعت

کتاب (23) ورقہ

سر جو اَسْمَاءُ النَّبِیِّ ﷺ سُن کر جھکایا عمر بھر
 سوا کے آگے پھر کیسے یہ جھٹکا عمر بھر
 دست و لب مصروف نعت پاک میں دائم رہے
 دل نبی پاک ﷺ کی یادوں میں دھڑکا عمر بھر
 گوہر آسا جس کی آنکھیں یارِ طیبہ میں نہ تھیں
 امیر اکرام و عطا اُس پر نہ برسا عمر بھر
 اُسوۂ سرکار ﷺ کی جس نے نہیں کی پیروی
 فضل رب کی اُس پہ کیسے ہو گی برکھا عمر بھر
 رحمت آقا و مولا ﷺ کی نہ جو رکھے اُمید
 ماں دنیا کا رہے گا اُس کو ہوکا عمر بھر

مکتاب نعت کالیہ (24) کے ورق

کہا جو کچھ بھی کہیں نے مدح آقا ﷺ میں کہا پیہم
رہی فضل خدا سے لب پہ سرور ﷺ کی ثنا پیہم
اُتے اللہ نے دونوں جہاں میں رفعتیں بخشیں
دیر سرکار ﷺ پر جو بھی خمیدہ سر رہا پیہم
رکھا جو کام بھی فرمائی جو بھی گفتگو اُس نے
مقدم رکھی خالق نے پیہر ﷺ کی رضا پیہم
وہی محبوب ہوشم خلق و مالک میں ٹھہرا ہے
رہا جو الفت محبوب رب ﷺ میں مبتلا پیہم
نہ کیوں روشن مثال شمع رخشہ دکھائی دے
غبارِ راہِ طیبہ ہی سے جو چہرہ آنا پیہم

بعد روزِ حشر تک بھی جو نہ نولے گا کبھی
اُن ﷺ سے اُلفت کا رکھوں گا ایسا نانا عمر بھر
بارِ اکرام نبی ﷺ سے پاؤ گے پھل پھول کیا
جب لگایا ہی نہیں الفت کا پودا عمر بھر
اُس پہ جب گھر کر لیا ہے اُفت سرکار ﷺ نے
دل میں رکھا ہی نہیں دنیا کا کھٹکا عمر بھر
آج تک مجھ سے نہ کوئی نفرت کا مصرع ہوا
یوں تو نظم و نثر کی صورت میں لکھا عمر بھر
مجھ پہ ہو جائے گا تدفینِ مدینہ کا کرم
ناصر و یادر رہے ہیں میرے آقا ﷺ عمر بھر
آج تک محمودِ آیہ ہے نہ آنے کا کبھی
مدحتِ غیر نبی ﷺ کا خیال حاشا عمر بھر

خدا راضی ہے اور سرور ﷺ ہیں راضی یہ حوالے ہیں
جو دیں گے حشر میں میری گواہی یہ حوالے ہیں
خدا کو مانتا ہے تو عبادت اُس کی کرتا ہے
بغیر سرورِ عالم ﷺ بھی کوئی یہ حوالے ہیں
صحابہ اور آلِ مصطفیٰ ﷺ کا نام لیوا ہوں
بروزِ حشر لوگو میرے ساتھی یہ حوالے ہیں
خدا کے یا نبی ﷺ کے در پہ جا کر مغفرت چاہو
قبولیت جنہیں متی ہے جلدی یہ حوالے ہیں
حقوق اللہ کے آقا ﷺ کے اور بندوں کے پورے ہوں
فرشتے جانتے ہیں جن کو خوبی یہ حوالے ہیں

حبیبِ کبریا ﷺ ہم پر ہمیشہ لطف فرما ہوں
رہے اپنے رویوں میں اگر صدق و صفا پیہم
عجب کفارِ مکہ سے عداوت تھا پیہم ﷺ کا
ادھر جوڑ و جفا پیہم راہر لطف و عطا پیہم
رسولِ پاک ﷺ کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نمازِ عشق جو کرتے رہے اپنی تفضیل پیہم
فرشتے فرطِ استغاب سے دیکھا کیسے ہم کو
کرم کرتے رہے ہم مڈبوں پر مصطفیٰ ﷺ پیہم
صلے کے واسطے میں نے تو کب مدح نبی ﷺ کی ہے
عطا فرماتے ہی رہتے ہیں لیکن وہ صلہ پیہم
نبی ﷺ کی نعت سن سن کر سب محمودِ احقر سے
فرشتوں کی زباں پر ہے صدائے مرجا پیہم

آقا ﷺ نے ہم کو ربِّ مُد کا پتا دیا
کیا اب بھی یہ سوال ہے باقی کہ کیا دیا
سرور ﷺ نے اپنے دین کا ایسا دیا دیا
بصل کا جس کو دیکھتے ہی جل بھجا دیا
بندوں کو حُسنِ مُضق کی دے کر ہدایتیں
سرکار ﷺ نے نجات کا رستا دکھا دیا
سب سے بڑا ہے یہ مہرے آقا ﷺ کا معجزہ
غیر خدا کے خوف کو دل سے مٹا دیا
سرکار ﷺ نے ڈرا کے خدائے عظیم سے
خود اقسایوں کا ہمیں آئینہ دیا

خدا کی بات مانی اپنے آقا ﷺ سے محبت کی
نہیں گے جو مہرے غموں کی سُرخی یہ حوالے ہیں
درد آقا ﷺ پہ تم بھیجا شے مصطفیٰ ﷺ تم کی
ہوئی جن سے سر محشر خرابی یہ حوالے ہیں
مسماں بھائی ہے مُسلم کا یہ آقا ﷺ نے فرمایا
محبت اُنس اور راحت کے داعی یہ حوالے ہیں
اُخوت سے رہیں سرور ﷺ کے بندے اور مت بھگڑیں
ہوئی تیار جن سے رب کی رسی یہ حوالے ہیں
قلم میرا زباں میری مگن نعتوں میں رہتے تھے
رہا ہے جن سے روشن میرا ماضی یہ حوالے ہیں
درد پاک اور محمود نعتو سرورِ عالم ﷺ
سر میدانِ محشر میری پوٹھی یہ حوالے ہیں

مکتابِ نعت

کالی (27) کے ورق

نبی ﷺ کی نعت پر خالق نے جو ثواب دیا
مجھے شباب دیا اور بے حساب دیا
لحد میں آئے فرشتے تو لاجواب ہوئے
درد پڑھ کے جو کُیں نے انھیں جواب دیا
خدا نے پہلا سبق رکھا محبتِ آقا ﷺ کا
ہمیں جو مدرسہ عشق کا نصاب دیا
ملی ہے حیثیتِ عورت کو وقر بے زر کو
نبی پاک ﷺ نے یوں درسِ انقلاب دیا
مرے حضور ﷺ نے خالق سے لو لگانے کا
عجیب نسخہ رادفایع اضطراب دیا

شعر و سخن کی اُجڑ و ہوڑ کے ساتھ ہی
قسمت نے مجھ کو ان ﷺ کا ثنا خواں بنا دیا
تیور نبی ﷺ کے قدسیوں نے دیکھ کر مجھے
پروانہ رُستگاری کا فوراً تنہا دیا
شہرِ نبی پاک ﷺ کی خاکِ لطیف نے
نظروں سے میری ہل جہاں کو گرا دیا
اس کا شمار کیوں نہ کروں محبین میں
جس شخص نے نبی ﷺ کا مجھے نقش پا دیا
سرکارِ ﷺ کے کرم کا ہو محمود کیا بیاں
جتنی طلب رتی مجھے اُس سے سوا دیا
محمود فضل رب سے ہے یہ میری خاصیت
نامِ رسول پاک ﷺ سنا سر جھکا دیا

مکتب نعت

کتاب (28) کے ورقہ

ملے ہیں گرچہ بہت ہال و پر فرشتوں کو
حضور ﷺ آئے نظر اوج پر فرشتوں کو
کوئی تو رسدہ پر اور کوئی عرش پر ظہرا
ملی نہ وصل کی کوئی خبر فرشتوں کو
حضور ﷺ نے جو مدینے ہدیا رویہ میں
میں یوں گی کہ نہ آیا نظر فرشتوں کو
کہوں گا نعت تو نکلیں گے حشر میں آنسو
کرے گی موم مری چشم تر فرشتوں کو
درد پڑھتا ہے خود بھی غفور اور اس نے
لگا لیا ہے راسی کام پر فرشتوں کو

نبی ﷺ کو رب نے جو اسرا کی رات بلوایا
تو اُن کو روح امین حبیب ہم رکاب دیا
رسول پاک ﷺ سے کوئی بھی شے نہاں نہ رہی
خدا نے اپنا جو دیدار بے حجاب دیا
حضور ﷺ کا یہ کرم اہل دین پر تم تو نہیں
کہ نیک کاموں کی سوچوں پہ بھی ثواب دیا
جہاں کو معجزہ شمس القمر کا دکھلا کر
نبی ﷺ نے مواقع تغیر ماہتاب دیا
اثر بصیرتی خوش بخت کی طرح سے ہوا
کسی کو کچھ جو نبی ﷺ نے درون خواب دیا
جواب پرشش روز حساب میں بھی رشید
دیا جو نہیں نے تو نعتوں کا ہی حساب دیا

کتاب نعت

کالم (29) کے ورق

شہرِ آقا ﷺ بھی حسین اُس کے سبھی آثار بھی
یہ مقام امن بھی ہے جائے استقرار بھی
جب خدا بھی ہے رحیم اور دادگر سرکار ﷺ بھی
ہر خطا پر کم سے کم آئے تو ہم کو عار بھی
تھے امین و صادق و حق گو حبیبِ کبریا ﷺ
مانتے تو ان حقائق کو رہے کفار بھی
ترزاں اُس کے نبی ﷺ کی شان میں بھی ہم رہیں
چاہیے اپنے لبوں پر رب سے استغفار بھی
حکم کی تعمیل بھی ہو دعویٰ الفت کے ساتھ
ہو اطاعت بھی نبی ﷺ کی اور اُن سے پیار بھی

جہاں سے پہنچا ہے طیبہ فُرسِ تمیل کا
نظر نہ آئے گی وہ رہبر فرشتوں کو
خدا نے اپنے پیہر ﷺ کو مرتبے بخشے
دکھا کے اوجِ دُنا پر بشر فرشتوں کو
جو آنکھ رکھتے ہیں وہ سر خمیدہ دیکھتے ہیں
نبی پاک ﷺ کی دلیلیں پر فرشتوں کو
ملک حضور ﷺ کو سکھائیں کچھ تجب ہے
بڑھاؤ دستِ ممتِ اس قدر فرشتوں کو
وہ دوڑ اٹھتے ہیں تمیلِ حکم کی خاطر
جو کام دیں کوئی خیر البشر ﷺ فرشتوں کو
یہاں درود کا محمودِ ورد ہوتا ہے
تو کیوں نہ آتا نظر میرا گھر فرشتوں کو

کتاب نعت

کتاب (30) کے دو

پائے گا طیبہ میں رحمت کا قرینہ دوستو
اب بھی گر رکھتا ہو کوئی چشم رہینا دوستو
اُس کو کیا احساس کتنی خوبصورت ہے زمیں
جس نے دیکھا ہی نہیں مگر مدینہ دوستو
دل بھرے تو کس طرح سے دیکھ کر ارض حجاز
سال میں ملتا ہے بس آدھا مہینا دوستو
جو پسند خاطرِ خلاق ہر عالم ہوا
الفی محبوب رب ﷺ کا ہے قرینہ دوستو
ہر تفوق ساری رفعت شہرِ آقا ﷺ سے ملے
عرشِ اعظم کا راسی کو پاؤ زینہ دوستو

کالے گورے میں تفاوت بھی کوئی رہنے نہ دی
ختم کر ڈالا نبی ﷺ نے نسل کا پندار بھی

کیوں پریشانی کا دن کہتے ہیں روزِ حشر کو
ہو گا جب اُس دن رسولِ پاک ﷺ کا دیدار بھی

نام لیوا بُور و عثمان و بوبرہ رہے
تھے اُس جیسے مرے آقا ﷺ کے خدمت گار بھی

قادرِ مطلق کے محبوبِ حسین ﷺ کا شہر ہے
سرِ نغم جس جا میں عصیاں کار بھی اُبرار بھی

خیر اوراد و وظائف ہے درودِ پاک یوں
اس میں ہیں مصروفِ تہی بھی تو خود غفار بھی

تو دلی جذبوں کو کر محمودِ نعمتوں میں یہاں
دے جو رکھا ہے تجھے رب نے لبِ اظہار بھی

مکنائب نعت

مکالمہ (31) کے ورقہ

جن میں پیتے ہیں تو لائی مدینے کی کشید
ہیں نئے انداز کے وہ جام و مینا دوستو

رحمتیں ربّ ذو عالم کی اُسی میں بس گئیں
اُنس آقا ﷺ سے جو ہے معمور سینہ دوستو

اسم اعظم اپنے آقا ﷺ کا کرو وردِ زباں
ذوب سکتا ہی نہیں ہے پھر سفینہ دوستو

طیبہ جانا زندگی ہے اور رجعت موت ہے
یوں لگا رہتا ہے اپنا مرنا جینا دوستو

اس سے چشمِ رحمت و رافت نبی ﷺ نے پھیر لی
حق کسی انسان کا جس نے بھی چھین دوستو

یاد ہے شہرِ نبیؐ پاک ﷺ میں محمود کو
وہ کھجوریں کھانا اور زمزم کا پینا دوستو

جہاں میں صاحبِ اعزاز و جاہ قاسم ﷺ ہیں
خدا ہے معطیٰ رسالت پناہ ﷺ قاسم ہیں

وہ جانتے ہیں ہماری ضرورتیں ساری
ہر ایک امتی کے خیر خواہ قاسم ﷺ ہیں

نہ ہم حضور ﷺ کے ہاتھوں کی سمت کیوں دیکھیں
غنا و ثروت و دولت کی راہ قسم ﷺ ہیں

ہوئی جو رویتِ باریؐ انھیں شبِ راسرا
تو چشمِ دید خدا کے گواہ قاسم ﷺ ہیں

عطا کیا ہے پیہرِ ﷺ کو نور وہ حق نے
برائے کوکب و خورشید و ماہ قاسم ہیں

آقا ﷺ کے ماسوا تو کوئی بھی نہیں شفع
وہ اولین شفع ہیں وہ آخرین شفع
آقا حضور ﷺ صرف نہیں ہیں یہیں شفع
آگے بھی ہوں گے رحمتِ لعلیں ﷺ شفع
شہدِ بشرِ حاضر و صادق ایں شفع
سرکار ﷺ سا بھی پایا کسی نے کہیں شفع
پیدا ہوئے حضور ﷺ تو اُمت کا تھا خیاب
معراج میں بھی تھے سرِ عرش بریں شفع
مومن ہو تم تو تم پہ خدا بھی رحیم ہے
آقا ﷺ بھی ہیں تمہارے لیے ہالقیں شفع

خدا نے اپنے خزانے دیئے ہیں سرور ﷺ کو
وہ پادشاہوں کے بھی پادشاہ قاسم ہیں
نہیں گوارا انھیں میرا غم زدہ ہونا
گناہ گار ہوں میں عُذر خواہ قاسم ﷺ ہیں
نبی ﷺ کے دم سے نبوت عطا ہوئی سب کو
کہ سارے مرسلوں کے سربراہ قاسم ﷺ ہیں
یہاں بھی اور قیامت کی حشر گاہ میں بھی
معین و ناصر و غفران پناہ قاسم ﷺ ہیں
کہاں فرشتو! جہنم کو لے چے ہو مجھے
یہ جانتے نہیں رحمت پناہ قاسم ﷺ ہیں
الوہیت کا یہ سارا نظام ہے محمود
مالِ مُعطٰی حبیبِ مالہ ﷺ قاسم ہیں

کتاب نعت

کالیہ (33) کے ورق

بھیک انوارِ نبی ﷺ سے پانی مہر و ماہ نے
عظمتیں کیسی عطا کی ہیں انہیں اللہ نے
دائرہ پھیلا دیا ہر بے نوا تک لطف کا
صاحبِ اعزاز و فخر و اقصام و جاہ ﷺ نے
کر دیا ہر فردِ امت کو حقیقت آشنا
حق مگر نے حق شناس آقا ﷺ نے حق آگاہ نے
تصر "اَوْ اَذُنِي" میں قربِ حق کی پا کر منزلیں
کیسے نظارے کیے قوسین کے نوشاہ ﷺ نے
رحمتِ خالق سے وہ نومید ہو سکتے نہیں
انتہار و دُشمن پایا بندگانِ شاہ ﷺ نے

پائے گی عافیت بھی سکینت بھی لطف بھی
مانے گی جب حضور ﷺ کو جانِ حُریر شفع

دنیا میں جب کہیں بھی ضرورت پڑی ہمیں
سب نہتیں حضور ﷺ کی بھی ہو گئیں شفع

کچھ اس کو حشر کا نہ یہاں کا خطر رہا
جس شخص کے بھی ہو گئے طیبہ لکیں ﷺ شفع

دنیا بھی آخرت بھی ہماری ہے اس لیے
ناصرِ نبی ﷺ کہیں ہیں ہمارے کہیں شفع

موقوفِ فتح باسو مارم ماں کرم ہے
فرمائیں حکم حشر کے دن شہ نشیں ﷺ شفع

اُش اُش کریں گے قسمتِ محمود پر ملک
لے جائیں گے اسے جو بہشتِ بریں شفع ﷺ

کتاب نعت کابل (34) کے ورق

دے چکا ہے ان کو ایسا ربِّ اکبر اقتدار
 بج دیتا ہے نبیؐ پاک ﷺ کو ہر اقتدار
 جس کو جس اقلیم کی چاہیں حکومت بخش دیں
 بانٹتے ہیں اس طرح ہاتھوں سے سرور ﷺ اقتدار
 حاکمیت اُس کی کوئی چھین سکتا ہی نہیں
 جس کو دے دیں آقا دسولا ﷺ کے تیور اقتدار
 مل گیا مدارِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ کو
 بے سرو سامانی دنیا میں مضر اقتدار
 جو ہوئے بافضل قصرِ لامکاں کے میہماں
 ہو نہیں سکتا کسی کا ان سے بڑھ کر اقتدار

معرفت آقا ﷺ کی ہے عرفانِ حق کی دلیل
 عرش کا رستہ دکھایا مصطفیٰ ﷺ کی راہ نے
 میری دنیا بن گئی عُقبیٰ مری اچھی ہوئی
 جب کیا ہے الثقات آقا رسول اللہ ﷺ نے
 کوئی لوٹا ہی نہیں خلی کبھی دربار سے
 بھیک پا لی اُن کے در سے ہر گدا و شاہ نے
 ”واہ وا“ میرے مقدر پر فرشتوں تک نے کی
 جب رسائی پائی دربارِ نبی ﷺ میں آہ نے
 مانگن سرکارِ ﷺ سے تھا تو نہ تھوڑا مانگتے
 کیا دیا دھوکا ہمیں اس دامنِ کوتاہ نے
 سورۂ نجم اُس کی کیا محمودِ خودِ شہد نہیں
 قُربِ حق حاصل کیا جو اطلیٰ نوشہ ﷺ نے

کتاب نعت کاپ (35) کے ورق

گرفتِ حسنِ بصر میں ہے چشمِ تر کا جمال
جمالِ رب کا ہوا سید البشر ﷺ کا جمال
جو دیکھ آیا ہوں میں سرزمینِ کوئے نبی ﷺ
بچے نظر میں تو کیونکر در و گہر کا جمال
سفرِ سحر ہے اگر ہو نہ شہرِ آقا ﷺ کا
ادھر چلو تو نظر آئے گا سفر کا جمال
حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ میں پایا ہے
ہو حسینِ عفوِ معاصی کہ درگزر کا جمال
مرے چہار طرف روشنی کا ہالہ تھا
نبی ﷺ کے شہر میں دیکھ جو نبی سحر کا جمال

روشنی خاکِ شہرِ سرور و سرکار ﷺ کا
مانتے ہیں ماہ و نجم و مہرِ انورِ اقتدار
دنیا و عقبی کی ہر اک چیز ہے زیرِ نگین
میرے آقا ﷺ کا ہے ہر اک بحر و بر پر اقتدار
اس کے زیرِ پا نظر آتی ہے اقلیمِ سخن
ایسا پا لیتا ہے آقا ﷺ کا شاگردِ اقتدار
قادرِ مطلق نے مقارِ جہاں اللہ نے
دے دیا محبوبِ ﷺ کو ہر شے پہ یکسر اقتدار
حکمرانِ اس پر ہے جب فقیرِ حبیبِ کبریا ﷺ
میرے دل پر پائیں کیا سیم و جواہرِ اقتدار
ہے گدائی بس مجھے محمودِ شہرِ نور کی
چاہتا کب ہے زمانے پر یہ احقرِ اقتدار

کتاب نعت

کتاب (36) کے ورق

ہر اک دکھ کا ہے جو درماں درود پاک آقا ﷺ پر
مرے ہونٹوں پہ ہے ہاں ہاں درود پاک آقا ﷺ پر

نہ فرمانِ خدا مانیں تو ہم کیسے مسلمان ہیں
کہ ہے اللہ کا فرماں ”درود پاک آقا ﷺ پر“

کرے گا حکم کی تعمیل بھی، تقلیدِ خالق بھی
جو بھیجے گا کوئی انسان درود پاک آقا ﷺ پر

اسی سے معرفتِ رب جہاں کی پائے گا کوئی
ضروری ہے پے عرفانِ درود پاک آقا ﷺ پر

مرے اس کام سے مجھ پر نہ کیوں خوش ہو گیا ہو گا
کہ جب پڑھتا ہے خود رحمن درود پاک آقا ﷺ پر

پیا ہے مکہ و طیبہ میں آبِ زمزمِ خوب
نظر میں گھر کرے کیوں چشمہٴ خضر کا جمال

عزیز دوستو! ذرات ہیں وہ طابہ کے
نہ جن کی تاب کبھی دا سکا قمر کا جمال

ہری نگاہوں میں چاہو تو دیکھ لو یارو
نبی پاک ﷺ کے انوارِ پُر اثر کا جمال

جمال و حسنِ زمانہ میں منفرد دیکھا
در حضور ﷺ کے آگے جھکی نظر کا جمال

زر و جواہر و مال و منل کیا شے ہے
جما ہے جبکہ نگاہوں میں سنگِ در کا جمال

خدا کے فضل سے محمود کا شخص ہے
نبی ﷺ کی یاد میں لرزیدہ اشکِ تر کا جمال

رہا جو شخص دنیا میں درود پاک کا عاقل
نگاہِ رحمتِ خلاقِ عالم کے ہوا قابل
شبِ راسرا خدا کے فضل سے سرورِ مصلیٰ نے سر کر د
”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ“ کے ربطِ خاص کی منزل
تصور میں شبِ معراج کی کچھ ایسی صورت ہے
کسی کے آپ ﷺ تھے شیدا کوئی تھا آپ پر مائل
جو بچے حق کی منزل پر تو ہم آقا ﷺ کی نصرت سے
اگرچہ مشکلیں دسیوں رہیں راسِ راہ میں حائل
حبیبِ ربِّ عالم ﷺ نے بھی کی اُس کی پذیرائی
جو مقبولِ خدا ٹھہری درود پاک کی محفل

مسلمانو! نہ کمزوری دکھانا بھیجتے رہنا
بہر لحظہ بہر عنوان درود پاک آقا ﷺ پر
میں بہجت کے جلو میں جاؤں گا قصدہ جنت کو
پڑھائے گا اگر رضواں درود پاک آقا ﷺ پر
ہنسی سے کھل گئیں خوشبو کو پھیلایا زمانے میں
جُونِی پڑھنے لگیں کلیاں درود پاک آقا ﷺ پر
سفر جب بھی رکی طیبہ کی جانب ہی کیا میں نے
ہے راس کے واسطے ساماں درود پاک آقا ﷺ پر
عمل احکام سرکارِ دو عالم ﷺ پر ضروری ہے
کہ ہو تو شان کے شایاں درود پاک آقا ﷺ پر
خدا محمودِ شاہد ہے تو واقف ہیں ارجا بھی
مر اایمان مرا ایقاب درود پاک آقا ﷺ پر

کتاب نعت

کتاب (38) کے ورق

اے حبیبِ خدا ﷺ! سلام و درود
 زینتِ دوسرا ﷺ! سلام و درود
 نعت ہے میری روح کی آواز
 میرے دل کی صدا سلام و درود
 جب پڑھا آدمی رات کو اٹھ کر
 دے گیا ہے مزا سلام و درود
 میرا امداد گر، میرا ناصر
 میرا عقدہ کش سلام و درود
 مئے والی تھی مجھ کو سخت سزا
 نکلا لب سے بجا سلام و درود

تفاخر کا سبب ہے اُس گلی میں مانگتے پھرنا
 مقدر کی بلندی ہو تو طیب کا بنوں سائل
 ملے گی حیثیت اُس کو نہ دنیا میں نہ عقبی میں
 رہا جو فرد بھی آقا ﷺ کے فرمودات سے غافل
 عطا ہو سربلندی مجھ پہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
 صفِ خدام در میں مجھ کو فرمائیں اگر شامل
 رہِ عرفان حق کی منزلیں مارے گا وہ بندہ
 درودِ پاک کو سمجھے گا جو بھی مُرشِدِ کامل
 پیبرِ ﷺ آئے تو کافرِ ظلمت کو تو ہونا تھا
 جہاں پہنچا ہے حق، اُس جا نہیں ٹھہرا کبھی باطل
 درمے محمود کیوں نادرِ جہنم سے روابط ہوں
 سرہانے اُن ﷺ کے جب میں باغِ جنت میں ہوا داخل

مکتب نعت

کتاب (39) کے ورق

کر رہا ہے پہ رانکسار سلام
اپنے آق ﷺ کو خاکسار سلام
اے حبیبِ خدا شہ عالم ﷺ
صاحبِ عزت و اقتدار ﷺ سلام
رحمتِ عالین آپ ہوئے
کائناتوں کے تاجدار ﷺ سلام
ان کی رفعت کا کیا ہو اندازہ
بیچے جب اُن کو کردگار سلام
اہلِ ایمان درود پڑھتے ہیں
یا پھر اُن کا ہوا شعار سلام

پڑھ پڑھ حشر میں ہو کی جھ سے
ہے مرا آتش سلام و درود

ایک اٹھ پڑھ پہ برسے گا
اُن ﷺ پہ تو پڑھ ذرا سلام و درود

پرکش جب کرم ہو اُن ﷺ کا
لب پہ جاری ہوا سلام و درود

رں جہاں میں بھی اُس جہاں میں بھی
ہے مرا آسرا سلام و درود

میں نے فضلِ خدا کو دی آواز
پڑھ کے صبح و مسام سلام و درود

کون محمود اس کو بھولے گا
ہے کرم آتش سلام و درود

خلاق کائنات کے محرم ﷺ کو ہو سلام
لوگو! رسول پاک و معظم ﷺ کو ہو سلام
انسان ہو تو اپنے شرف کے خیال سے
انسانیت کے محرم اعظم ﷺ کو ہو سلام
وہ جو نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا جہان میں
سب کا سبب خلقت آدم ﷺ کو ہو سلام
یہ باغ و راغ، غنچہ و گل جن کے دم سے ہیں
اعزاز و وقار گلشن عالم کو ہو سلام
اللہ کو جو زمزمہ حمد پیش ہو
اللہ کے حبیب مکرم ﷺ کو ہو سلام

مکہ ہے آپ ﷺ کی جنم بھومی
اسے مدینہ کے تاجدار ﷺ! سلام
رب نے چاہا تو حشر کو ہو گا
باعث عزت و وقار سدم
پائے گا تو قرار کی دولت
پیش کر قلب ہے قرار سلام
میرے سر میری چشم کا لے لے
شہر سرکار ﷺ کا غبار سلام
ہو جو ممکن تو میں کروں اُن کو
ایک راک سانس میں ہزار سلام
سرزمین حجاز کو محمود
کرتی ہے چشم اعتبار سلام

وہ رہا پہچان گیا میری نظر سے پہلے
نعتِ نبیؐ نے اسی وقتِ حق سے پہلے
رب نے آدم سے بھی پہلے انھیں تحقیق کیا
کوئی بھی چیز نہ تھی خیرِ بشرِ صالحؐ سے پہلے
قصد تو شہرِ حبیبِ صالحؐ ہی کا میں کرتا ہوں
مے چاتا ہوں عمرِ حبیبِ عمرؐ سے پہلے
مہجکا بیتِ ہوس میں دیوں کے سبب نہ کا
کام بیتِ ہوں عمرِ دیدہ تر سے پہلے
پیش ہوتی ہے گزارش کہ پذیرائی ہو
پیشِ محبوبِ خدا ﷺ عرضِ مہنر سے پہلے

نہ چاہے جو نام تھا کبھی قبول
یہ عمرِ ملکہ کا نہ پھر ہم کو ہو سدم
جو محبتِ رحیمیہ ﷺ میں آمیں تے
میری طرف سے میں مرید کو ہو سلام
تحریف و یوں نہ جو نعتِ نبی ﷺ پر دھیں
یاز نبی ﷺ میں دیدہ مہنم کو ہو سلام
ہوتا ہے جس کو دوری طیبہ کا غم فقط
میری طرف سے اُس دلِ مہنم کو ہو سلام
بنیاد جس کی صرف محبتِ نبی ﷺ کی ہو
لوگوں کے اُس تعلقِ باہم کو ہو سدم
محمود چاہتے ہو اگر رشتگاریاں
ہر وقت مہرِ حقِ عالمِ صالحؐ کو ہو سلام

کتاب نعت کالیہ (43) کے ورق

یٰ اے سرکار ﷺ نے دنیا کو نورِ آشتی آ کر
مٹائی دشمنی کی آپ ﷺ ہی نے تیرگی آ کر
نبوت کی ضرورت ہی نہ محشر تک رہی باقی
مرے آقا ﷺ نے کی اس طرح سے پیغمبری آ کر
مُسلط تھی یہاں نا آگہی کی تیرگی پہلے
عطا فرمایا آقا ﷺ نے کمال آگہی آ کر
مسلمان بھائی بھائی ہیں خدا معبود ہے ان کا
بتائی بات دنیا کو نبی ﷺ نے اک یہی آ کر
خدا کی کو جھکایا ہے خدا کے در پہ سرور ﷺ نے
کھلایا آپ نے بندوں کو طرزِ بندگی آ کر

ہمیں عصیوں نے پابند سلاسل کر کے رکھا تھا
گلی اک نام سے زنجیر آہن وہ تو یہ سب
وگرنہ ہم نہ ظلماتِ ضلالت سے نکل سکتے
نبی ﷺ کے نور سے اندر تھا روشن وہ تو یہ کہیے
چھ تھے جن اندھیروں نے اُنہی میں واپسی ہوتی
تھے ذراتِ مدینہ نورِ اقلن وہ تو یہ کہیے
نہ ملتا چاکِ ملبوسِ عمل میرا قیامت تک
مرے ہاتھوں میں تھی نعتوں کی سوزن وہ تو یہ کہیے
بہت اس پر غم و اندوہ نے لشکرِ کُشی کی تھی
مرا دل یادِ آقا ﷺ کا تھ ممکن وہ تو یہ کہیے
کوئی ہر روز جاتا کس طرح محمودِ طیبہ کو
اُڑا میرے خیل کا یہ تو سن وہ تو یہ کہیے

کتاب نعت کالیہ (44) کے ورق

روشن بخش پیغمبر ﷺ نے سحر کو آ کر
اور پہنائیاں دیں فکر و نظر کو آ کر
انبیاء آئے بہت پہلے بھی پر آقا ﷺ نے
کیا ثمر بار کیا دیں کے شجر کو آ کر
میرے سرور ﷺ نے کیا ایک سب انسانوں کو
بخش ہماریاں ہر زیر و زبر کو آ کر
مرتبہ دانش و حکمت کو نبی ﷺ نے بخش
حیثیت آپ ﷺ نے دی علم و ہنر کو آ کر
پہلے تھا گلشن ہستی پہ گمان صحرا
خوشبوئیں آپ نے بخش گل تر کو آ کر

ملاشیں باغِ رضواں کی سبھی رنگینیاں تجھ کو
اگر طیبہ میں دے دے دس کے عشق سے حاضری آ کر
پکارے تو اگر اُن کو شہداء میں مصاب میں
مدد فرمائیں گے تیری رسولِ ہاشمی ﷺ آ کر
جو میں اہل نظر دیا نے وہ مانے کہ آقا ﷺ نے
جہاں کو علم و دانش کی عطا کی روشنی آ کر
جہاں کے مجنّ اعظم سرے سرکارِ دانا ﷺ نے
دیا دنیا کو دستورِ تمدنِ واقعی آ کر
مدینے میں ادب، اپنائیت، چاہت، محبت ہے
یہاں فراوانی بنتی ہے ہر دیوانگی آ کر
نبی ﷺ کے در پہ تو محمود کیا اور تیرا سر کیا ہے
تجھکی طیبہ کی گلیوں میں کُادِ قیصری آ کر

مکتبِ نعت

کتاب (45) کے ورق

پیہر ﷺ کی چشمِ کرم کا اثر ہے
جو شہرِ نبی ﷺ میں پیشِ نظر ہے
جو تخلیقِ اور ہے ربِّ بہار کی
اس نورِ حق سے نمودِ سحر ہے
یہی بات سمجھائی ”مَا يَنْطِقُ“ نے
ہر اک بات سرکارِ ﷺ کی معتبر ہے
پیہرِ ﷺ کا جوہِ زمانے میں ہر سُو
نگاہوں میں آئے نہ آئے مگر ہے
دردِ مہرک بروئے پیہرِ ﷺ
وظیفہ یہی میرا شام و سحر ہے

ہے اثرِ اُن کی محبت کا مری آنکھوں پر
جو نگاہے گا سمندر سے گہر کو آ کر
پہلے تو اس میں رُڑھے صبا میں تھیں ظلمت تھی
نورِ بخشش ہے پیہرِ ﷺ نے قمر کو آ کر
سوچے انسان تو ممنون رہے محشر میں
کیا مقام آپ ﷺ نے بخشا ہے بشر کو آ کر
ہر بندی ترے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قبۃ جو جھکائے گا تو سر کو آ کر
وائے قسمت کہ ہوا شہرِ نبی ﷺ سے واپس
کیا دلیا مسکن سرکارِ ﷺ سے گھر کو آ کر
میری گُلیاں کا بھی محمودِ نصیب جائے
دیں شرف مجھ کو پیہرِ ﷺ جو ردھر کو آ کر

حسن حضور ﷺ آئینہ حسن ذات ہے
جس سے کہ مستقیم سبھی کائنات ہے
سو بات کی کہوں تو یہی ایک بات ہے
طیبہ میں موت آئے تو عین حیات ہے
چشم کرم خدائے جہاں کی ہے اُس طرف
آقائے دو جہاں ﷺ کا جدھر التفات ہے
نور و نظیرِ مہر و مد و غم و کھٹکشاں
حسن حبیب ہر دو جہاں ﷺ کی زکات ہے
ماضی ہمارا ان کے کرم سے ہے تانناک
روشن انہی کے دم سے رُبِ ممکنات ہے

نبی ﷺ جب حبیبِ خدائے جہاں ہیں
تو زیرِ نگین اُن کے ہر شک و تر ہے
ہوا وہ خدا کی وجہ کے قابل
کسی دل میں الفت نبی ﷺ کی اگر ہے
تو ہے نعتِ سرکارِ ہر دو جہاں ﷺ کا
سرِ فکر و فن پر اگر تاجِ زر ہے
پیہرِ ﷺ کی انشت کا ہے اشارہ
کہ جو باعثِ روشنیِ قمر ہے
خدا سے یہی تو ہے تفہیمِ دیں کا
نبوتِ پیہرِ ﷺ کی وحدت اثر ہے
میں محمود کی عرض ان کو گزاروں
نبی ﷺ کو مری حجتوں کی خبر ہے

کتاب نعت

کاپ (47) ۷۰ ورق

نبی ﷺ کے شہر کو میں صورت مگر سمجھتا ہوں
 یہی تو خوش نصیبی ہے کہ میں ایسا سمجھتا ہوں
 خارے کا کبھی سودا نہیں میں نے کیا یارو
 نبی ﷺ کے ماسوا کی مدح کو گھانا سمجھتا ہوں
 مجھے سیم و زر دنیا سے کیا مرعوب کرتے ہو
 میں خاک راو شہر نور کو سونا سمجھتا ہوں
 نبی ﷺ کے قبۃ اقدس کی سبزی دل کو بھاتی ہے
 اور اس کے آگے سب رنگوں کو میں پھیکا سمجھتا ہوں
 صداقت عظمیٰ سرکار ﷺ کو تسلیم کرنا ہے
 میں اُس کی مدح کرتا ہوں جسے سچا سمجھتا ہوں

اسرا بُراق عرش بریں قصر اماں
 رب اور مصطفیٰ ﷺ کی ملاقات رات ہے
 جو حرمت نبی ﷺ کے تحفظ میں ہو نصیب
 قرباں حیات جس پہ ہو یہ وہ ممات ہے
 ”مَا يُنْطِقُ“ کی بات سے یہ بھید وا ہوا
 جو بات ہے نبی ﷺ کی وہی حق کی بات ہے
 باہر نہیں ہے ان کی حکومت سے کوئی شے
 سرکار ﷺ ہی کے زیر نگین کائنات ہے
 تقییل حکم مالک ہر کائنات میں
 محبوب کبریا ﷺ پہ سلام و صلوة ہے
 جو راز معرفت کا ہے وہ ہم پہ کھل گیا
 محمود ان کی نعت ہی وجہ نجات ہے

مکتبِ نعت

کابل (48) کے ورق

اولیں پاکِ مراد کے جذبے پہ میرے جان و دل قرباں
جنونِ عشقِ آقا ﷺ میں نہیں تنہا سمجھتا ہوں

دکھائی دیتا ہے مجھ کو جو سرورِ عظیم کا تولا کی
وہ بے گانہ ہو بے شک میں اسے اپنا سمجھتا ہوں

میں پڑھتا ہوں جو جہوت میں بھی نعتِ سرورِ عالم ﷺ
تو اپنے آپ کو ایسے میں بھی تنہا سمجھتا ہوں

دہر سے بھی مجھے اپنائیت کی ہاس آتی ہے
محبتِ مصطفیٰ ﷺ کے قلب کو طیبہ سمجھتا ہوں

مرے آقا ﷺ نے محنت کش کے ہاتھوں کو جو چوم تھا
جو محنت کش ہیں بے زر ہیں انھیں اچھا سمجھتا ہوں

جو نمی محروم ہوتا ہوں کھجوروں اور زمزم سے
تو نہیں محمودِ خود کو بھوکا اور پیاسا سمجھتا ہوں

جو ہے آقائے جہاں ﷺ کے تذکرے میں روشنی
ہے اسی کے نور سے ہر سلسلے میں روشنی

اُسوہِ آقا و مولا ﷺ سے نظر ثانی نہیں
سامنے رہتی ہے سوتے جاگتے میں روشنی

دیکھنے والی نظر رکھتا ہو جو وہ دیکھ لے
مدحتِ سرورِ عظیم کے ہر اک زاویے میں روشنی

جب سے انگشتِ نبی ﷺ نے چاند کو چمکا دیا
آگئی اُس دن سے اس کی ضابطے میں روشنی

راستے شہرِ نبی ﷺ کی سمت جاتے ہیں بہت
ہے رسائی کی طلب خود راستے میں روشنی

کتاب نعت

کتاب (49) کے ورثہ

ہاتھ میں دامن رحمت ہے بہ ایماء خدا
 اس طرح قسمت میں جنت ہے بہ ایماء خدا
 طاعتِ خدائی ہر دو کون ہے شک و گماں
 میرے آقا ﷺ کی اطاعت ہے بہ ایماء خدا
 حضرت محبوبِ خلاق جہاں ﷺ کا نام پاک
 شمسِ الملائکِ ثبوت ہے بہ ایماء خدا
 بعدِ ختمِ الانبیاء ﷺ کوئی نہ آئے گا نبی
 آخری اُن کی رسالت ہے بہ ایماء خدا
 اہل ایمان کے لیے اہل محبت کے لیے
 اُن کی رحمت اُن کی رافت ہے بہ ایماء خدا

کیا کتابِ عشق سرکارِ جہاں ﷺ پر نور ہے
 متن میں ہے روشنی تو حاشیے میں روشنی

صدق سے ہر گوشہٴ علم منور ہو گیا
 پانی دنیا نے بیکہرِ حقیقت سے ہے میں روشنی

مدحِ سرور ﷺ کے نتیجے میں ہوا دل نورِ زا
 میرے آقا ﷺ نے عطا کی ہے صلے میں روشنی

خامہ جب مدحِ نبی ﷺ میں سر خمیدہ ہو گیا
 پانی میں نے اپنے ہی لکھے ہوئے میں روشنی

غازی علم الدین ایسے اہل دل پھیلا گئے
 مصطفیٰ ﷺ کے عشق کی ہر سرے میں روشنی

قصر "اَوْدُنِی" میں جب محمودِ پچنے مصطفیٰ ﷺ
 گویا دیکھی آپ نے اک آئنے میں روشنی

مکتبہ نعت

کتاب (50) کے ورق

کھلا لطفِ آقا ﷺ کا ور ہے تکلف
 یہ طیبہ میں ب نظر ہے تکلف
 تکلف ہو یا خوفِ مکہ میں ہو گا
 میں چور گا صیبہ نگر ہے تکلف
 محبت پیغمبر ﷺ کی جس کوئی ہے
 ملا اس کو جنت میں گھر ہے تکلف
 عقیدت پہنچتی ہے شہرِ نبی ﷺ تک
 تو کر کام اے چشمِ ترا ہے تکلف
 یہ دل اُن کی یادوں کا مسکن بنا ہے
 وہ تشریف لائیں راہر ہے تکلف

میں جہاں آرام فرم رہے عام کے حبیب ﷺ
 وہ زمیں گلزارِ جنت ہے یہ ایماءِ خدا
 سرزمینِ طیبہ اقدس کی دیدہ نمایاں!
 ذرہ ذرہ خوبصورت ہے یہ ایماءِ خدا
 جاندار اشیا پہ بھی ہے جان سب چیزوں پہ بھی
 سب گماں ان ﷺ کی حکومت ہے یہ ایماءِ خدا
 رحمتِ تلخائیں جب ان ﷺ کو فرمایا گیا
 ہر جہاں پر اُن کی رحمت ہے یہ ایماءِ خدا
 آپ تو ٹھہرے حبیبِ کبریا ﷺ خیرِ الانام
 ان کی اُمت خیرِ اُمت ہے یہ ایماءِ خدا
 چودہ سو بائیس میں محمود پھر راک مرتبہ
 حاضرِ دربارِ رحمت ہے یہ ایماءِ خدا

مکتبہ نعت

کالپ (51) کے ورق

زبانِ قلب سے جو لوگ حق کی بات کرتے ہیں
مدتِ سرورِ عالم ﷺ ہمہ اوقات کرتے ہیں
سبھی مال و منال و جاہ ہو جاتے ہیں بے وقعت
رسولِ پاک ﷺ جب بارانِ انعامات کرتے ہیں
ہم اپنا سر جھکاتے ہیں نظر پڑتے ہی گنبد پر
رہا ہوتے ہی دروازے پہ تسلیمات کرتے ہیں
نبی ﷺ کی عظمتیں اللہ جب خود بیان کرتا ہے
عُبثُ اس باب میں احبابِ تحقیقات کرتے ہیں
سر آنکھوں پر ہماری وہ بناتے ہیں جگہ اپنی
کرم شہرِ نبی پاک ﷺ کے ذرات کرتے ہیں

مدینے میں آتے ہیں پلکیں جھکائے
نہیں ہوتے شمس و قمر بے تکلف
زمانے میں تعلیم آقا ﷺ کے باعث
ہے تمیزِ ہر خیر و شر بے تکلف
کہا "اُدْنُ رَمِيَّ" انھیں کبریا نے
گئے آقا ﷺ جب عرش پر بے تکلف
نظارہ سرِ قُبَّہ کرنے کی خاطر
کبھی ہو نہ تیری نظر بے تکلف
خیالِ مدتِ رسولِ جہاں ﷺ میں
نہیں ہوتے فکر و نظر بے تکلف
بنے گھر یہ محمودِ ربِّ جہاں کا
کریں وہ جو دل میں گزر بے تکلف

سر عرش بریں جو "اَدْنُ رَحْمَتِی" کی صدائیں ہیں
یہی تو وصلِ محبوب و محب کی ابتدائیں ہیں
نقوشِ پائے آقا ﷺ سے بلیں تابانیاں جن کو
کواکب ہیں، مد و خورشید ہیں اور کہکشائیں ہیں
جو آتی ہیں نبی ﷺ کے روضۂ اقدس سے کس ہو کر
پیامِ زندگی لاتی ہیں وہ ایسی ہواکس ہیں
نبی ﷺ میرے ہیں جب تو مجھ کو کیا غم، کیا اندیشہ
اگر چاروں طرف میرے مصائب کی بلائیں ہیں
"فَنُضَلِّی" ہے عطا، تحویلِ کعبہ ذکر کی رفعت
خدا کو ہر جگہ منظور حضرت ﷺ کی رضا میں ہیں

رمن و عن وہ رقم ہوتے ہیں اپنی لوحِ قسمت پر
جو ہم رنگیں نبی ﷺ کی مدح میں صفحات کرتے ہیں
وہ آتے ہیں حصارِ رحمتِ خلاقِ عالم میں
نبی ﷺ کے حکم پر جو صدقہ و خیرات کرتے ہیں
سپاہی حشر کے فی الفور مجھ کو چھوڑ دیتے ہیں
نظرِ میری طرف جب فخرِ موجودات ﷺ کرتے ہیں
مغایمِ کلام حق بتاتی ہیں حدیثیں ہی
کہ ارشاداتِ آقا ﷺ اس کی تشریحات کرتے ہیں
سبب اس کا ہے تخلیقِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ
فرشتے جس قدر توقیرِ تخلیقات کرتے ہیں
خدا محمود لکھواتا ہے جب نعتِ نبی ﷺ ہم سے
تو ہم اس کیفیت میں درکِ امکانات کرتے ہیں

مکتبہ نعرت کالہ (53) کے ورق

میں در سرکار ﷺ پر جب جا کے پہنچے سا ہوا
جو ہمالہ تھا گناہوں کا تہ و بالا ہوا
مدحت سرکار ﷺ میں مفہوم لفظوں کو ملا
غیر آقا ﷺ کی ثنا میں لفظ بے معنی ہوا
ہاتھ کیا جھولی کجا راکرام سے آنگن بھرا
ہاتھ جب دیکھا پیبر ﷺ نے مرا پھیلا ہوا
میں در سرور ﷺ پہ پہنچا کس طرح کیا جاوے
سجدہ اُس جا پر مری آنکھوں کا یا سر کا ہوا
طیبہ پہنچو منزلیں سب معرفت کی مار لو
لوح محفوظ طریقت پر یہ ہے لکھا ہوا

زمانے بھر میں ان کی حیثیت ضرب المثل کی ہے
صحابہ کی حبیب کبریا ﷺ سے جو وفا میں ہیں
نہ کیسے یہ بدرگاہ خدا مقبول ہو جائیں
پیبر ﷺ کے درود پاک سے مملو دعائیں ہیں
ملا چمکارا جس کو وہ ہے مجھ سا عاصی و مُذنب
نظر انداز آقا ﷺ نے جو رکیں میری خطائیں ہیں
وہاں تو سرِ نعم رہنے میں ہیں عافیتیں ساری
مدینے کی فضا میں سرگوں ساری اُنائیں ہیں
بہارِ بارخ امکاں میں ہے اُن سے ساری شادابی
اُنھیں جو شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے گھٹائیں ہیں
جہاں محمود اب مستعجب رانِ خوش بختیوں پر ہے
ہوئیں جو مستجابِ در وہ میری التجائیں ہیں

حق ادا ہونا نبی ﷺ کی نعت کا ممکن نہیں
 کس کو یارو راس حوالے سے کوئی دعویٰ ہوا
 عظمت اصحابؓ پیغمبر ﷺ کو کیا جانے کوئی
 جب سراپائے حبیب اُن ﷺ کا تھا دیکھا ہوا
 لے لیا مشکل میں جب نارم حبیب کبریا ﷺ
 ایک لمحے میں ہر اک رنج و الم غنقا ہوا
 جو دیا سرور ﷺ نے ہم کو سر بلندی کے لیے
 یاد آ جائے کہیں اب بھی سبق بھولا ہوا
 شہر آقا ﷺ کے مضافات اب کئے ناصر ہو گئے
 یوں دلِ گم گشتہ میرا مل گیا کھویا ہوا
 چند نعتیں شاعر سرکار ﷺ سے رضواں نے ملیں
 راس طرح محمود سے فردوس کا سودا ہوا